بدھ مت کی تعلیماتِ امن اور عصرِحاضر کے تناظر میں جائزہ

(ہندوستان اور برما)

مقالہ نگار

ابرار اللہ

پی ایچ ڈی سکالر

رول نمبرPD-IS-AS17-ID-011

نگران مقالہ

ڈاکٹر سمیہ رفیق

شعبہ علوم اسلامیہ

فیکلٹی آف سوشل سائنسز

نیشنل یونیورسٹی آف ماڈرن لینگوئجز اسلام آباد

بدھ مت کی تعلیماتِ امن اور عصرِحاضر کے تناظر میں جائزہ

موضوع تحقیق کاپس منظر (Background of Research Topic)

سابقہ تحقیقی کا کام کا جائزہ

اس موضوع پر کیا گیا تحقیقی کا کا م کا جائزہ یہ ہے۔

- ❖ اسلام امن وسلامتی کا دین ہے ،از ثروت صدیقہ، پنجاب یونیورسٹی لاہور،1972ء
- ❖ امن عالم اور اسلام ،از آسیہ کریم پنجاب یو نیورسٹی لاہور۔ 1992ء
- ❖ گوتم بدھ کی تعلیمات کا اسلامی تعلیمات کے ساتھ موازنہ، سعدیہ حمید ناگرہ، پنجاب یونیورسٹی، 2000ء
- ❖ بدھ مت اور اسلام میں اصلاح نفس کے تصور کا تقابلی جائزہ،از فوزیہ ممتاز،بہاؤ الدین یونیورسٹی ملتان، 2003ء
- ❖ بدھ مت کے بنیادی عقائدو تعلیمات کا اسلام کی روشنی میں تنقیدی جائزہ، از امید تبسم، گومل یونیورسٹی، 2006ء
- ❖ قیام امن میں اسلامی تعلیمات کا کردار ،از ہادیہ انعام، پنجاب یونیورسٹی لاہور، 2006ء
- ❖ گوتم بدھ کا فلسفہ اخلاق اور اسلامی نکتہ نظر (ایک تقابلی مطالعہ)، از شمائلہ عارف، جی سی یونیورسٹی فیصل آباد، 2009ء
- ❖ میثاقِ مدینہ اور قیام امن تجزیاتی مطالعہ از عامرہ اشرف میر، گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ، 2011ء
- ❖ قیام امن کے کے لئے قرآنی اصول وضوابط سیرت طیبہؐ کی روشنی میں، از آنسہ ندا حیات، گومل یونیورسٹی، 2012ء
- ❖ غزوات وسرایا کا قیام امن میں کردار تحقیقی مطالعہ،از شگفتہ نوید، گفٹ یونیورسٹی گوجرانوالہ، 2012ء
- ❖ امن کا قرآنی تصور اور پاکستان میں اس کا قیام، از نصر اقبال، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد، 2013ء
- ❖ امن کا قیام ، اسلامی تعلیمات کے تناظر میں(پاکستان کے حوالے سے خصوصی مطالعہ)، از اقراء مریم، جی سی یونیورسٹی، فیصل آباد، 2014ء
- ❖ بدھ مت کے بنیادی عقائد کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تنقیدی جائزہ، از ثناء خالد، گومل یونیورسٹی، 2015ء
- ❖ بدھ مت ، عیسائیت اور اسلام کی اخلاقی تعلیمات کا تقابلی جائزہ، از میاں مجاہد شاہ، عبدالولی خان یونیورسٹی مردان، 2017ء
- ❖ مذاہب عالم اور ان کی اخلاقی تعلیمات، از محمد عارف، بلوچستان یونیورسٹی کوئٹہ(جاری)

اسلام ایک پر امن مذہب ہے۔ اور اسلام میں پر امن رہنے کے واضح رہنما اصول بیان ہوئے ہیں۔ اس پر مختلف طرق سے کام ہوا ہے۔ اور اسی طرح بدھ مت کے حوالے سے اخلاق، تعلیمات، بنیادی عقائد وغیرہ سے بھی تحقیقی کام ہوا ہے۔ لیکن اسلام اور بدھ مت میں امن کی تعلیمات سے متعلقہ کام کی اشد ضرورت ہے۔جس پر مقالہ نگار اپنی پی ایچ ڈی کا تحقیقی مقالہ لکھنا چاہتا ہے۔

موضوع تحقیق کاتعارف(Introduction to Research Topic)

دنیاکی مذہبی تاریخ میں چھٹی صدی قبل مسیح کازمانہ خاص اہمیت کاحامل ہے۔
اس صدی میں بہت سی ایسی شخصیات پیدا ہوئیں ،جن کی وجہ سے بہت ساری مذہبی تحریکیں وجودمیں آئیں ۔ ہندوستان میں یہ صدی ایک قومی سطح اورایک عالمی پیمانے کے دوبڑے مذاہب جین مت اوربدھ مت کی ابتدا کازمانہ ہے۔
بدھ مت ایک مذہب اور فلسفہ ہے جو مختلف روایات، عقائد اور طرز عمل کو محیط کیا ہوا ہے، جس کی زیادہ تر تعلیمات کی بنیاد سدھارتھ گوتم کی طرف منسوب ہیں، عام طور پر بدھ (سنسکرت "ایک جاگت") کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔دنیا کے بڑے مذاہب میں سے ایک مذہب بدھ مت بھی ہے۔ بدھا کچھ چوتھی سے پانچویں صدی قبل مسیح کے درمیان میں شمال مشرقی بر صغیر میں رہتے تھے اور تعلیمات دیتے تھے۔ انہیں بدھ مت لوگ "ایک جاگت" یا "روشن خیال ٹیچر" کے نام سے مانتے ہیں۔ انھوں نے حیات احساسی کو مشکلات سے نجات حاصل کرنا،نروان کو حاصل کرنا اور تکلیف اور دوسرے جنموں کی مشکلات سے بچنا سکھایا۔
بدھ مت کی تعلیمات میں تشدد نہ کرنے کا اصول بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ بدھ مت کی پرامن نصحیتیں جن کی وجہ سے یہ مذہب پہچانا جاتا ہے۔ بدھ مت ایک بہت مضبوط امن پسندانہ اصرار کاحامل مذہب ہے ۔
بدھ مت کی اخلاقیات کی اساس یہ ہے کہ ان دس کاموں سے اجتناب کیا جائے جو خاص طور پر خرابی لانے والے کام ہیں۔ ان میں قتل، چوری اور نامناسب جنسی تعلقات کے جسمانی عمل شامل ہیں اور زبان سے ہونے والے اعمال میں جھوٹ، بدگوئی، بدزبانی، لڑائی کروانے والی باتوں اور لایعنی گفتگو کو شمار کیا گیا ہے۔ ذہنی اعمال میں لوبھ لالچ کی سوچیں، نفرت کے خیالات، مسخ شدہ اور دشمنی پر مبنی افکار جن کی وجہ سے انسان مثبت چیزوں کی قدروقیمت سے انکار کر دیتا ہے۔ بدھ فلسفی نے شریعت کی طرح کوئی قانونی ضابطہ نہیں مقرر کیا جس سے منفی اعمال کی سزا متعین کی جا سکے۔
ان کی ساری زندگی مطالعے، مراقبہ، عبادت اور عام لوگوں کے استفادے کےلیے رسومات ادا کرنے کے لیے وقف ہوتی ہے۔عالمگیریت اور دنیا میں درجہ حرارت بڑھنے جیسے مسائل کے بارے میں تشویش جوں جوں پھیل رہی ہے اور پریشانی جیسے جیسے بڑھ رہی ہے، اسی قدر اس چیز کی اہمیت بھی زیادہ واضح ہو رہی ہے جسے "عالمی ذمہ داری" کا نام دیا جا سکتا ہے۔ صرف محفوظ اور پائیدار ترقی ہی کا نہیں بلکہ ہماری بقا کا دارومدار بھی اس پرہے کہ ان عالمگیر مسائل کوحل کرنے کے لیے اقوام، مختلف ثقافتیں، مذاہب اور افراد سب اکٹھے ہو کر اپنی ذمہ داری قبول کریں۔ اور ایک دوسرے سے تعاون اور مل جل کر کام کرنے کی لازمی بنیاد یہ ہے ایک دوسرے کو سمجھا جائے۔ دوسری ثقافتوں کے بارے میں جاننے سیکھنے کے بعد ہی یہ امید کی جا سکتی ہے کہ آئندہ کے کسی ممکنہ "تہذیبی تصادم" کے تباہ کن اثرات سے بچاؤ ہو سکےگا۔
اسلام نے حقوق انساني پہ بہت زوردیاہے۔ اسلام اس بات کاہرگز حکم نہیں دیتاکہ اپنی ذات اورنفس کوتکلیف پہنچائي جائے۔ آج اگریہی تمناامت مسلمہ کے نوجوان کے اندر

اجاگر ہوجائے توایک سچامذہب دین اسلام جس کی تعلیمات میں اتنی چاشنی ہے کہ جس کے ماننے والے افرادکی تاریخ آج بھی ہمارے لیے اسوہء حسنہ ہے اورقیامت تک رہے گی باطل ادیان کا خاتمہ کرکے پوری دنیامیں ایک روشن چاندکی طرح نمودار ہوسکتاہے۔

موضوع تحقیق کی ضرورت واہمیت

(Need and Importance of Research Topic)

برما جسے میانمار کہا جاتا ہے۔ بُدھ کے پیروکاروں کا ملک ہے۔ اراکان اس کا ایک صوبہ ہے جو بیس ہزار (20000) مربع میل پر مشتمل ہے۔ اراکان مسلم اکثریتی علاقہ ہے۔ اس میں تقریباً تیس لاکھ (3000000) سے زائد مسلمان آباد ہیں۔ جو اس کی تقریباً 90 فیصد آبادی ہے۔ اراکان دراصل تاریخی حیثیت کا حامل علاقہ ایک زمانے میں باقاعدہ خودمختار خوشحال مسلم سلطنت تھی۔ اس سلطنت کی ابتداء 1420عیسوی صدی کے دوران اس کے پہلے مسلمان بادشاہ سلیمان شاہ سے ہوئی۔ اس کے بعد کلیم شاہ، فاروق شاہ‘ زبوک شاہ‘ محمد شاہ وغیرہ اس کے حکمران رہے۔ اراکانی مسلم برمی لوگ نہیں تھے اور نہ ہی یہ آج برمی ہیں۔ ان کی شناخت قطعی جداگانہ ہے۔ یہ تاریخی ،مذہبی، نسلی اور لسانی کمپوزیشن کے اعتبار سے الگ قوم ہیں۔ جو فارسی، ترکی، عربی افغانی قوموں کا مرکب ہے۔ دراصل ان قوموں کے تاجر اس علاقے آکر آباد ہوتے گئے اور ان پر مشتمل اراکانی مسلمانوں کی ایک الگ قوم معرض وجود میں آئی۔ یہ ”روہنگیا“قوم کہلاتی ہے۔ ان کی زبان بھی روہنگیا کہلاتی ہے جو ترکی، فارسی عربی، افغانی، ہندی اور اردو زبانوں کا آمیزہ ہے۔ ”روہنگیا کی وجہ تسمیہ ہے کہ عرب کے تاجر اس علاقے میں کشتیوں کے ذریعے آتے تھے۔ ان کی ایک کشتی دریا میں ڈوب گئی وہ ارحم ارحم پکارنے لگے۔ یعنی مدد‘ مدد اور ان کا ارحم پکارنا آگے چل کر روہنگیا بن گیا۔

موضوع تحقیق کا بنیادی مسئلہ(Research Problem)

زیر تحقیق موضوع کا بنیادی مسئلہ درج ذیل نکات میں پیش کیا جا تا ہے۔

1۔ برطانیہ سے آزادی کے بعد مسلمانوں کا پہلا قتلِ عام 1962ء میں ہوا جب فوجی حکومت نے اقتدارسنبھالنے کے بعد مسلمانوں کو باغی قرار دے کر اُن کے خلاف آپریشن شروع کر دیا، جو وقفے وقفے سے 1982ء تک جاری رہا اور اس میں کم و بیش 1 لاکھ مسلمان شہید ہوئے اور اندازہً 20 لاکھ کے قریب مسلمان اس دور میں بنگلا دیش، بھارت اور پاکستان کی طرف ہجرت کر گئے۔

2-2010ء میں الیکشن ہوئے جس کے نتیجے میں طویل آمریت کا یہ سورج 2011ء میں غروب ہوا اور ملک میں ایک جمہوری حکومت تشکیل دی گئی۔ اس دوران روہنگیا مسلمانوں نے بھی اپنے بنیادی انسانی حقوق اور شہریت کا مطالبہ دہرایا لیکن بڑی سختی کے ساتھ یہ آواز دبا دی گئی۔
3-بین الاقوامی برادری نے روہنگیا برادری کو دنیا بھر میں تشدد اور ظلم و ستم کا شکار ہونے والی سب سے بڑی برادری قرار دیا ہے۔
4-میانمار کی حکومت پر الزام لگایا کہ وہ روہنگیا مسلمانوں کے نسلی خاتمے کی پالیسی پر عمل پیرا ہے۔
7-بدھ مت کو امن کا مذہب سمجھا جاتا ہے لیکن حالیہ برسوں میں اس کا ایک پرتشدد روپ بھی دیکھنے کو ملا ہے۔
5-اقوامِ متحدہ نے اپنی ایک رپورٹ میں راکھین کے روہنگیا مسلمانوں کو ''روئے عالم کی مظلوم ترین اقلیت'' قرار دے رکھا ہے۔ بنیادی انسانی حقوق تو دور کی بات انہیں تو خود کو ملک کا شہری کہلانے کا حق بھی حاصل نہیں ہے۔
6-بدھ مت کے پیروکار مسلمانوں پر حملے کر رہے ہیں وہ میانمار ہے جسے پہلے برما کہا جاتا تھا۔ یہاں کے بودھ دھڑے نے جس کا نام 969 تحریک ہے تشدد میں بڑھ چڑھا کر حصہ لیا۔

تحقیق کی غرض و غایت/اہداف تحقیق:(Research (Objectives

برما کے مسلمانوں کے حالتِ زار دنیا کے سامنے پیش کرنا
عصر حاضر میں مسلمانوں کی تباہی اور کمزوری کے اسباب کو واضح کرنا
مسلمانوں کو آپس میں دوری کی وجوہات
پی ایچ ڈی کی ڈگری کا حصول

موضوع تحقیق کے مفروضات (Hypothesis of Research Topic)

1-روہنگیا کے مسلمان پر ظلم وبربریت جاری ہے۔
2-برما میں مسلمان شدت پسند کی تنظیم کی وجہ سے مسلمانوں کو بہت نقصان ہوا ہے۔
3-برما میں روہنگیا مسلمانوں کو ان کی نقل مکانی کی وجہ سے شہریت نہیں ملی۔

اسلوب/منہج تحقیق (Research Method)

۱۔ تحقیق میں بین الاقوامی طور پر منظور شدہ طریقہ کار میں سے کوئی ایک طریقہ آخر تک استعمال کیا جائے گا۔
۲۔ تحقیق کے دوران جدید دور کے تمام ذرائع استعمال کئے جائیں گے۔

۳۔ تحقیقی موضوع میں پوری کوشش کے ساتھ اصل مآخذ ومصادر سے استفاد ہ کیا جائے گا اور انہی کا حوالہ دیا جائے گا جس جگہ ضروری ہوگا وہاں تشریح و توضیح کے لئے ثانوی مصادر و مراجع سے بھی استفادہ کیا جائے گا۔

٤۔ تمام ضروری معلومات حوالہ جات کے طور پر حواشی میں دی جائے گی۔

٥۔ مقالہ میں آنے والے تمام غیر معروف اسماء و اماکن وغیرہ کا مختصر تعارف حواشی میں دیا جائے گا

٦۔ مقالہ کی عبارت آسان فہم اور با محاورہ اردو میں ہوگی۔

٧۔ مقالہ کے آخر میں ضروری فہارس پیش کی جائیگی۔

٨۔ انداز تحقیق بیانیہ ہوگا۔

٩۔ قرآنی آیات کو() سے ظاہر کیا جائے گا۔

١٠۔ احادیث کو (()) سے ظاہر کیا جائے گا۔

١١۔ دیگر اشعارو اقوال اور اقتباسات کو" "سے ظاہر کیا جائے گا۔

خاکہ ٔتحقیق(Synopsis of the Research)

باب اول:الہامی اور غیر الہامی مذاہب

فصل اول: الہامی مذاہب

فصل دوم : غیر الہامی مذاہب

فصل سوم: برصغیر میں غیر الہامی مذاہب

فصل چہارم:ہندو مت سے استخراجی مذاہب

باب دوم: گوتم بدھ اوربدھ مت کی تعلیمات

فصل اول:گوتم بدھ کی پیدائش سے شادی تک کا زمانہ

فصل دوم :گوتم بدھ کی عبادت و ریاضت

فصل سوم :رشد وہدایت وتعلیمات

فصل چہارم :گوتم بدھ کے نصائح اور وفات

باب سوم :بدھ مت کے اساسی نظریات اور تعلیماتِ امن

فصل اول :چار عظیم سچائیاں اور سلسلہ علت ومعلول

فصل دوم:بدھ مت کا فکر و فلسفہ

فصل سوم:تعلیماتِ امن اور راہ مستقیم

فصل چہارم:بدھی اخلاقیات

باب چہارم: ہندوستان اور برمامیں بدھ مت کے فرقے اور پیروکار

فصل اول :ہندوستان میں بدھ مت کی ارتقاء و اشاعت

فصل دوم: برما میں بدھ مت کے پیروکاروں کی تاریخ

فصل سوم:بدھ مت کے فرقے اور ان کی تعلیمات

فصل چہارم:برما میں مارشلاء کی تاریخ اور مسلمانوں پر اس کے اثرات

باب پنجم:برما کے بھکشوؤں کے مظالم کی تاریخ

فصل اول :برما میں مسلمانوں کی تاریخ
فصل دوم: برما کے روہنگیا مسلمانوں پر بدھ مت کے مظالم
فصل سوم: روہنگیا مسلمانوں کی حالتِ زار
فصل چہارم: بدھ بھکشوؤں کے مظالم کی وجوہات اور اثرات
فصل پنجم: روہنگیا مسلمانوں کی زیادتی پر عالمی برادری کا کردار